



CAMBRIDGE
IGCSE URDU
as a Second Language 0539

for examinations
in 2025 till 2029

Paper-1

CAMBRIDGE
IGCSE URDU
as a Second Language 0539



اُردُو

نصاب برائے امتحانات 2025-2026-2027

- ⊗ حل شدہ أمشاق کی مثالیں
- ⊗ جدید تحقیق کے مطابق سرگرمیاں
- ⊗ ویب سائٹ کے ذریعے ڈیجیٹل وسائل کی فراہمی

غلام وارث اقبال

کیمبرج یونیورسٹی نے اُردو آئی جی سی ایس ای کے نئے نصاب کو دو حصوں یعنی پرچہ اول اور پرچہ دوم میں تقسیم کیا ہے۔ کیمبرج کے اس اصول کی پیروی کرتے ہوئے ہم نے بھی نصاب کو دو حصوں یعنی پرچہ اول اور پرچہ دوم کی دو الگ الگ کتابوں کی صورت میں پیش کیا ہے۔ یاد رہے کہ پرچہ دوم شنید پر مشتمل ہے۔

نصاب کا
مختصر خاکہ

پرچہ اول
(کل نمبر ۶۰)

کل نمبر ۸	Short-answer Question	مختصر سوال جواب	مشق نمبر ۱
کل نمبر ۹	Multiple Matching	جملوں یا بیانات کو درست پیراگراف سے ملانا	مشق نمبر ۲
کل نمبر ۹	Note-making	نوٹس بنانا	مشق نمبر ۳
کل نمبر ۱۰	Summary Writing	خلاصہ نگاری	مشق نمبر ۴
کل نمبر ۸	Writing Exercise	تحریری مشق	مشق نمبر ۵
کل نمبر ۱۶	Extended Writing	وسعت کی حامل تحریری مشق	مشق نمبر ۶

کیمبرج یونیورسٹی کی طرف سے جاری کردہ نصاب انگریزی میں ہے۔ تاہم ہم نے اس پورے نصاب کو اُردو میں پیش کر دیا ہے، تاکہ اساتذہ اور طلبہ نصاب کو سمجھتے ہوئے امتحان کی بہتر تیاری کر سکیں۔

سلیبس کا
اُردو ترجمہ



Cambridge Assessment
International Education

نصاب

کیمبرج آئی جی سی ایس ای

برائے اُردو سکیئنڈ لینگویج 0539

Syllabus

Cambridge IGCSE™

Urdu as a Second Language 0539

Use this syllabus for exams in 2025, 2026, and 2027.
Exams are available in the June series.



Cambridge
Pathway

یہ ہیں جہاں پہنچنا مقصود ہوتا ہے، اس لیے اُن
-
سج کر دیے ہیں۔

2 Syllabus Overview

Aims

The aims describe the purposes of a

The aims are to:

- develop the ability to use Urdu effectively
- form a sound base for the skills required for the study of Urdu at higher levels
- develop an awareness of the nature and uses of Urdu
- encourage learners to expand their knowledge of Urdu
- promote learners' personal development

یہ مقاصد درج ذیل ہیں :

- عملی ابلاغ کے لیے اُردو کے مؤثر استعمال کی صلاحیت پیدا کرے۔
- اُردو کو بطور ذریعہ اظہار استعمال کرتے ہوئے مزید تعلیم یا نکلنازمت کے حوالے سے درکار اُردو زبان کی ضروری مہارت کے لیے مستحکم بنیاد فراہم کرے۔
- زبان کی نوعیت اور زبان سیکھنے کی مہارت سے آگہی کو فروغ دے۔
- اُردو سیکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کرے کہ وہ اپنے اُردو ذخیرہ کا ارتقاء کو مست و میں۔
- اُردو سیکھنے والوں کی ذاتی نشوونما میں اضافہ کرے۔

Cambridge IGCSE Urdu as a Second Language 0539 for examinations in 2025 till 2029

ہر مشق کے آغاز میں حاصلاتِ تعلّم انتہائی صراحت کے ساتھ بیان کر دیے گئے ہیں، تاکہ اساتذہ کو منصوبہ ہائے تدریس مرتب کرنے میں معاونت فراہم کی جاسکے۔

حاصلاتِ تعلّم

Exercise 1: Short-Answer Questions (Total Marks: 8)

مشق نمبر: 1: مختصر سوال جواب (کل نمبر: 8)

حاصلاتِ تعلّم: (Learning Outcomes)

- اس مشق کے اختتام تک طلبہ اس قابل ہو سکیں گے
- مختلف ذرائع سے حاصل کردہ معلومات کی شناخت اور ان خیالات، آراء اور رویوں کو سمجھ سکیں۔
- خیالات، آراء اور رویوں کے درمیان تعلق کو سمجھ سکیں اور ان اشارات اور مضمرات کو سمجھ سکیں، جو کسی بھی تحریر میں مثلاً لکھت یا تحریر کا کتب لُب، لکھنے والے کا مقصد، ارادہ

نوٹ:

مشق نمبر 1 میں دئے گئے تمام تراشیمات صرف اور صرف اس مشق کے لیے تیار کیے گئے ہیں۔

Exercise 2: Multiple Matching (Total Marks: 9)

مشق نمبر: 2: جملوں یا بیانات کو درست پیرا گراف سے ملانا (کل نمبر: 9)

حاصلاتِ تعلّم: (Learning Outcomes)

اس مشق کے اختتام تک طلبہ اس قابل ہو سکیں گے کہ وہ:

آپ کے اساتذہ کو اس مشق کے اختتام تک طلبہ اس قابل ہو سکیں گے کہ وہ:

اس کو سمجھ سکیں اور اس کا اظہار کر سکیں۔

Exercise 4: Summary Writing (Total Marks: 10)

مشق نمبر: 4: خلاصہ نگاری (کل نمبر: 10)

حاصلاتِ تعلّم: (Learning Outcomes)

اس مشق کے اختتام تک طلبہ اس قابل ہو سکیں گے کہ وہ:

- ناموں متن میں موجود خیالات، آراء اور رویوں کو سمجھ سکیں۔
- ناموں متن میں موجود خیالات، آراء اور رویوں کے درمیان تعلق کی سمجھ کا اظہار کر سکیں۔
- معلومات / تصورات / آراء / اہم نکات کو واضح اور بہتر طریقے سے بیان کر سکیں۔
- تحریر میں حروف زہلا کا درست استعمال کرتے ہوئے خیالات کو مزید پورا پورا گراف میں ترتیب دے سکیں۔
- آرد و زبان کے قواعد اور ذخیرہ الفاظ کا درست اور موثر انداز میں استعمال کر سکیں۔
- تحریر میں رموز اور قاف اور املا کا درست استعمال کر سکیں۔
- تحریر میں سامعین اور دیکھنے والے کے مقاصد کے مطابق موزوں طریقہ یا ہیئت استعمال کر سکیں۔

ہر مشق کے آغاز میں مشق کا مکمل تعارف پیش کرتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ مشق اصل میں کیا ہے اور اس میں کون کون سے عناصر شامل ہیں۔

ہر مشق کا
مکمل تعارف

مشق نمبر 1 کیا ہے؟

آپ کے نصاب کے ہر پہلے پڑھائی اور لکھائی کی پہلی مشق میں طلبہ کو پڑھنے کے لیے ایک چھوٹا متن دیا جاتا ہے اور اس متن کی فہم کو جانچنے کے لیے کچھ مختصر سوالات دیے جاتے ہیں۔ اور سمجھنے کی صلاحیت کو جانچا جاتا ہے۔ طلبہ سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ یہ متن درج ذیل اقسام کے اشتہارات پر بھی مشتمل ہوں گے:

پوسٹر	لیف لیٹ	بروشر
ہدایات	اخبار	میگزین

طلبہ کی آسانی کے لیے ان اشتہارات کی کئی اقسام پر سرگرمیاں کوغور سے پڑھیں اور پھر دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں۔ اس پرچے کی اس مشق میں کسی اخبار یا رسالے سے کوئی عبارت چن کر اسے پڑھیں، اس کی وجہ سے کہہ سکیں گے۔

مشق نمبر 2 کیا ہے؟

اس مشق میں امیدوار چھوٹے پیراگرافوں کے ایک سلسلے کا بغور مطالعہ کرتا ہے اور دیے گئے جملوں یا بیانات کو ان کے پیراگراف سے ملاتا ہے۔

اس مشق میں چار بڑے پیراگرافوں پر مشتمل ایک عبارت دی جاتی ہے۔ پہلے پیراگراف کو A، دوسرے کو B، تیسرے کو C جب کہ چوتھے کو D کا نام دیا جاتا ہے۔

آئیے مثال دیکھتے ہیں:

A	عبارت کا پہلا پیراگراف
---	------------------------

مشق نمبر 4 کیا ہے؟

(7 تا 15) دیے جاتے ہیں جو دی گئی عبارت میں سے کسی نہ کسی کے نیچے خانوں میں اس طرح (A, B, C, D) لکھا ہوتا ہے، لہذا جو

اس مشق میں، مشق نمبر 3 میں دیے گئے متن یا عبارت کا خلاصہ لکھنے کے لیے کہا جاتا ہے، جس کے الفاظ کی تعداد ایک سو (100) سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ یہ خلاصہ ہر صورت میں اپنے الفاظ میں لکھا جاتا ہے۔ اس مشق کے کل نمبر 10 ہوں گے۔

خلاصے کے نمبروں کی تقسیم کا دھیان رکھیے !!!

خلاصے کے الفاظ کی تعداد 100 سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔

پتوں کے خلاصے کے نمبروں کی تعداد محدود ہے، اس لیے بہتر ہے خلاصہ ایک ہی پیراگراف میں لکھا جائے۔

اسی طرح سوال میں لکھے گئے نکات کو ہی بنیادی اہمیت دی جائے۔ تاہم مشق نمبر 3 میں بنائے گئے نکات سے مدد لی جاسکتی ہے۔

خلاصے کے لیے نمبروں کی تقسیم

رہنما اصول

طلبہ کی بہتر رہنمائی کے لیے ہر مشق باقاعدہ طور پر شروع کرنے سے پہلے مشق حل کرنے کے رہنما اصول دے دیے گئے ہیں۔

مشق نمبر 1 حل کرنے کے رہنما اصول

- ◆ اصول نمبر 1: تحریر یعنی لکھے ہوئے متن کو بہت غور سے پڑھیے۔
- ◆ اصول نمبر 2: تحریر میں جس بات کو آپ اہم سمجھتے ہیں، اسے لکھیں اور اسے یاد رکھیں۔
- ◆ اصول نمبر 3: اب سوال کو غور سے پڑھیے۔
- ◆ اصول نمبر 4: اگر جواب آپ کے خط کشیدہ ڈنکا
- ◆ اصول نمبر 5: جواب ہمیشہ مکمل اطمینان اور دھج
- ◆ اصول نمبر 6: جواب لکھتے ہوئے یہ خیال رہے
- ◆ اصول نمبر 7: جواب ہمیشہ سوال اور اس کے نم
- ◆ اصول نمبر 8: الفاظ واضح انداز میں لکھیے اور۔

مشق نمبر 2 حل کرنے کے رہنما اصول

- ◆ اصول نمبر 1: عبارت کو غور سے پڑھیے۔
- ◆ اصول نمبر 2: لفظوں کے معانی سمجھنے کے بجائے ٹیپلے، عبارت یا پیرا گراف کا مفہوم سمجھیے۔
- ◆ اصول نمبر 3: سوال کو غور سے پڑھیے۔
- ◆ اصول نمبر 4: پڑھنے کے دوران اہم باتوں یا نکات کو خط کشیدہ (underline) کرتے رہیے۔
- ◆ اصول نمبر 5: یاد رکھیے! عبارت آپ کے ذہن میں موجود ہے، لہذا غور کرنے پر آپ کو جواب مل جائے گا۔
- ◆ اصول نمبر 6: اس مشق میں پوچھے جانے والے بیانات یا جملوں کو کسی ایک پیرا گراف کے بجائے پوری عبارت میں تلاش کیجیے۔
- ◆ اصول نمبر 7: عبارت سے لفظ تلاش کرنے کے بجائے جملوں یا بیانات کا مفہوم تلاش کیجیے۔
- ◆ سوال اور عبارت کو ایک دفعہ غور سے پڑھ لیجیے۔
- ◆ میں ہی لگائیے اور بے جا کاٹ چھانٹ سے گریز کیجیے۔

مشق نمبر 4 حل کرنے کے رہنما اصول

- ◆ اصول نمبر 1: مشق نمبر 3 کی عبارت غور سے پڑھیے۔
- ◆ اصول نمبر 2: مشق نمبر تین کی سرخیوں اور سوال میں موجود نکات اور نوٹس کو غور سے پڑھیے اور خلاصہ لکھتے ہوئے انہیں ذہن میں رکھیے۔
- ◆ اصول نمبر 3: پڑوں کہ خلاصے کے لیے ایک سو 100 الفاظ کی حد مقرر ہے، اس لیے مشق کرتے ہوئے ایک سو الفاظ کی حد میں ہی خلاصہ لکھیے۔ خلاصے کے الفاظ سمجھتے ہوئے وہ تمام الفاظ جو لکھے گئے ہیں، گفتی میں شامل ہوں گے چاہے کا، کے، یا، نے، میں وغیرہ ہی کیوں نہ ہوں۔ یہاں تک کہ ڈبرائے گئے الفاظ بھی گفتی میں شامل ہوں گے۔
- ◆ اصول نمبر 4: خلاصہ لکھتے ہوئے خود سے کچھ بھی شامل نہ کیجیے، بلکہ مشق نمبر 3 کی فراہم کردہ عبارت کے اہم نکات اور نوٹس پر ہی خلاصہ لکھیے۔
- ◆ اصول نمبر 5: خلاصہ برصورت میں اپنے الفاظ میں لکھیے۔ متبادل الفاظ کے حوالے سے اس کتاب میں کچھ مشقیں کردانی گئی ہیں، انہیں ضرور حل کیجیے۔ اس طرح آپ عبارت کے اہم الفاظ کو اپنے متبادل الفاظ میں لکھ سکیں گے۔
- ◆ اصول نمبر 6: اس مشق کے لیے اپنے الفاظ کو یاد رکھیں اور انہیں اپنے الفاظ میں لکھیں۔

کیمبرج یونیورسٹی کے جاری کردہ نصاب کے مطابق ہر مشق سے پہلے کچھ عملی سرگرمیاں کروائی گئی ہیں تاکہ طلبہ اُس مشق کو حل کرنے کے لیے تیار ہو سکیں۔ نیز مشق کے عملی پہلوؤں کے حوالے سے طلبہ کی رہنمائی بھی ہو سکے۔

ان مشقوں کی تیاری میں Bloom's Taxonomy اور Active Learning کے فلسفے کو سامنے رکھا گیا ہے۔

تیاری کی سرگرمیاں Warm-Up Activities

باقاعدہ مشقوں کی تیاری کے لیے سرگرمیاں (Warm-up Activities)

ہم جب بھی کوئی کام شروع کرتے ہیں، تو اسے کرنے سے پہلے اس کی تیاری کرتے ہیں۔ کیمبرج نصاب کے مطابق اس مشق کی تیاری کے لیے بھی ہم نے کچھ سرگرمیوں کی تیاری کی ہیں۔ اگر آپ یہ سرگرمیاں کر لیتے ہیں، تو آپ کے لیے اس مشق پر باقاعدہ کام کرنا آسان ہو جائے گا۔

اس لیے آئیے اس مشق پر کام شروع کرنے سے پہلے کچھ سرگرمیاں کرتے ہیں۔ ان سرگرمیوں پر کام کرنے کے بعد آپ کے لیے مشق نمبر 1 پر کام کرنا مشکل نہیں رہے گا۔



8 شہوت کی ماہرہ طریقے سے فروخت کے نتیجے میں حاصل ہونے والی آمدن سے پاکستان کی غربت ختم کرنے میں بہت مدد مل سکتی ہے۔

9 ضائع ہونے والے پھلوں میں شہوت ٹھانڈا ہے۔

10 وکرو میں پھلوں کی صحیح نگہداشت کے حوالے سے کاشت کاروں کی تربیت کا انتظام موجود ہے۔

سرگرمی نمبر 3: نیچے دی گئی تصویر کو غور سے دیکھیے اور لکھتے ہوئے کو غور سے پڑھیے۔

زمین کا کھن بڑھا ہے، درخت لگائے۔

انگین پلاسے

حسین حیات

اپنے سرسبز مستقبل کے لیے پیڑ لگائیے۔

یہ ایک ٹھیکہ زمین ہے جو کوئی نہ بھول ہے اسے میں اس کے بچے کے لونا فصول سے

پودا یا درخت لگانا ایک ایسی نئی ہے جس کا ثواب پورا لگانے والے کو اس وقت تک ملتا ہے جب تک لوگ اس پودے سے فائدہ حاصل کرتے رہتے ہیں۔

وہی آرزو سے بہت دیر تک واسلے تیرے حیرت انگیز نام میں بلا چھوڑا کرتا ہے۔

نیچے دیے گئے الفاظ کے ہم معنی الفاظ اوپر دیے گئے پوسٹرز تلاش کر کے دیے گئے کالم میں لکھیے۔

ہم معنی الفاظ	الفاظ	ہم معنی الفاظ	الفاظ
	درخت		
	زندگی		



گھنٹے کی بات

کسی بھی تحریر کو اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے ضروری ہے کہ وہم الفاظ کے تبادلاً، ہم معنی یا متضاد الفاظ استعمال کیے جائیں۔

ایک اور کسان تمام مہاس کے مطابق ان کی بکیرت میں تقریباً تین شہوت کے درخت ہیں۔ وہ ہر سال چالیس کلو شہوت خشک کر کے مارکیٹ میں فروخت کرتے ہیں۔ اگر وہ پورے تین درختوں کی پیداوار کو کھائے لگیں تو ان کے پاس تقریباً دس من خشک شہوت تیار ہوتا ہے۔ تمام مہاس کے مطابق ابھی بھی وہ کوشش کرتے ہیں کہ پوری طرح شہوت کو اتار کر مارکیٹ میں لے جائیں مگر تیز ہوا اور بارش کی وجہ سے اکثر شہوت خراب ہو جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ کسان سیدھن کے مطابق وہ کھنڈہ کئی سالوں سے اپنے پورے پھر شہوت کے درختوں سے پھل اتار کر خشک کرنے کے لیے اپنی چھت پر رکھتے ہیں مگر اسکردو میں چھل تیار ہونے کے وقت گونا گونے ہوا پلٹنے کا سلسلہ شروع ہوتا ہے جس کی وجہ سے شہوت خشک ہو جاتا ہے مگر کئی اور ماحول کی وجہ سے خراب ہو جاتا ہے۔

مشق نمبر ۱ میں موجود بروشر، پوسٹر، لیف لیٹ وغیرہ حقیقت کے قریب تیار کیے گئے ہیں، تاکہ طلبہ اُن سے لطف اٹھا سکیں۔

حقیقت کے قریب ترین اشتہارات

5- پوسٹر: سالاموین اور کار۔ نیچے دیا گیا پوسٹر غور سے پڑھیے اور اگلے صفحے پر سوالات کے جوابات لکھیے۔

اپنی سواری محتاجی سے بچاتی ہے، اسی لیے ماڈرن موٹرز پیش کر رہے ہیں۔۔۔

سالاموین اور کار

سالاموین اور کار کے لیے روزگار کا ذریعہ

- قیمت میں آرزائیں
- بیٹروں کے لیے پاکفائیت
- برقی رفتار اور آرام وہ
- جدید سہولتوں سے آراستہ

انجن کی ۱ سال کی وارنٹی



کار یا وین کی خریداری کی صورت میں

5% پانچ فی صد رعایت

12- پوسٹر: ملتانئی آم کی مصنوعات۔ نیچے دیا گیا پوسٹر غور سے پڑھیے اور اگلے صفحے پر سوالات کے جوابات لکھیے۔

مرزا غالب کو آم بہت پسند تھے۔ بادشاہ وقت اُن کے لیے خود آسموں کی ٹوکریاں جھنڈا بھیجا کرتے تھے، مگر اب وہ دور کہاں؟ اس بڑی رفتار زمانے میں کس کے پاس اتنا وقت ہے کہ گھنٹوں بیٹھ کر آم کھائے۔ لیکن ہم نے آپ کی یہ شکل ڈور کر دی ہے۔



تمام مصنوعات کی ایک ساتھ خریداری پر پچوں کے لیے خاص تخائف

ملتانئی آم

ملتانئی آم کی مصنوعات سے لطف اٹھائیے

ان آم کو مصالحہ جات کے بغیر درخت پر ہی لگایا جاتا ہے۔

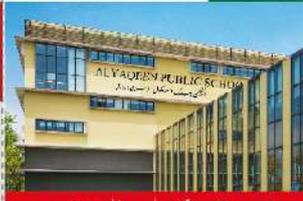
تے بعد جدید پلانٹ پر مصنوعات کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے۔

15- لیف لیٹ: ایتھین پبلک اسکول۔ نیچے دیا گیا لیف لیٹ غور سے پڑھیے اور اگلے صفحے پر دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیے۔

ایقین پبلک اسکول
نرسری تا اولیوں



آج کا دور
ٹیکنالوجی کا دور ہے،
جدید دور کے تقاضوں کا مقابلہ کریں۔



تمام جماعتوں کے لیے داخلے جاری ہیں۔

جن رائے دار بچوں میں سے ایک گروٹھ میں ۱۰۰ فیصد رعایت دی جاتی ہے۔

اسکول کا پتہ: 35، این این ہینارو ڈی، لاہور

داخلے کے لیے جی ڈی روٹ ویل ایب سائن پر بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے۔
www.alyaqeen-edu-com.pk

اس لیے بچوں کو ٹیکنالوجی کی خصوصی تعلیم دی جاتی ہے۔



تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ

غیر تعلیمی سرگرمیوں کی خصوصی اہتمام

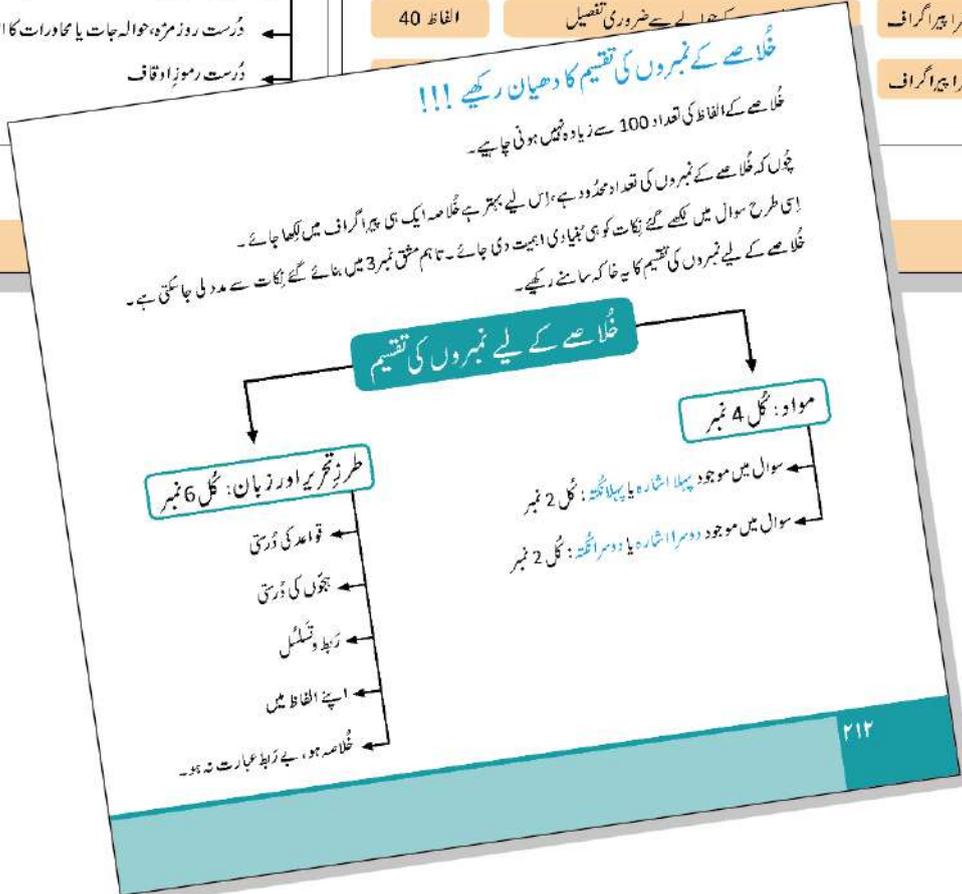
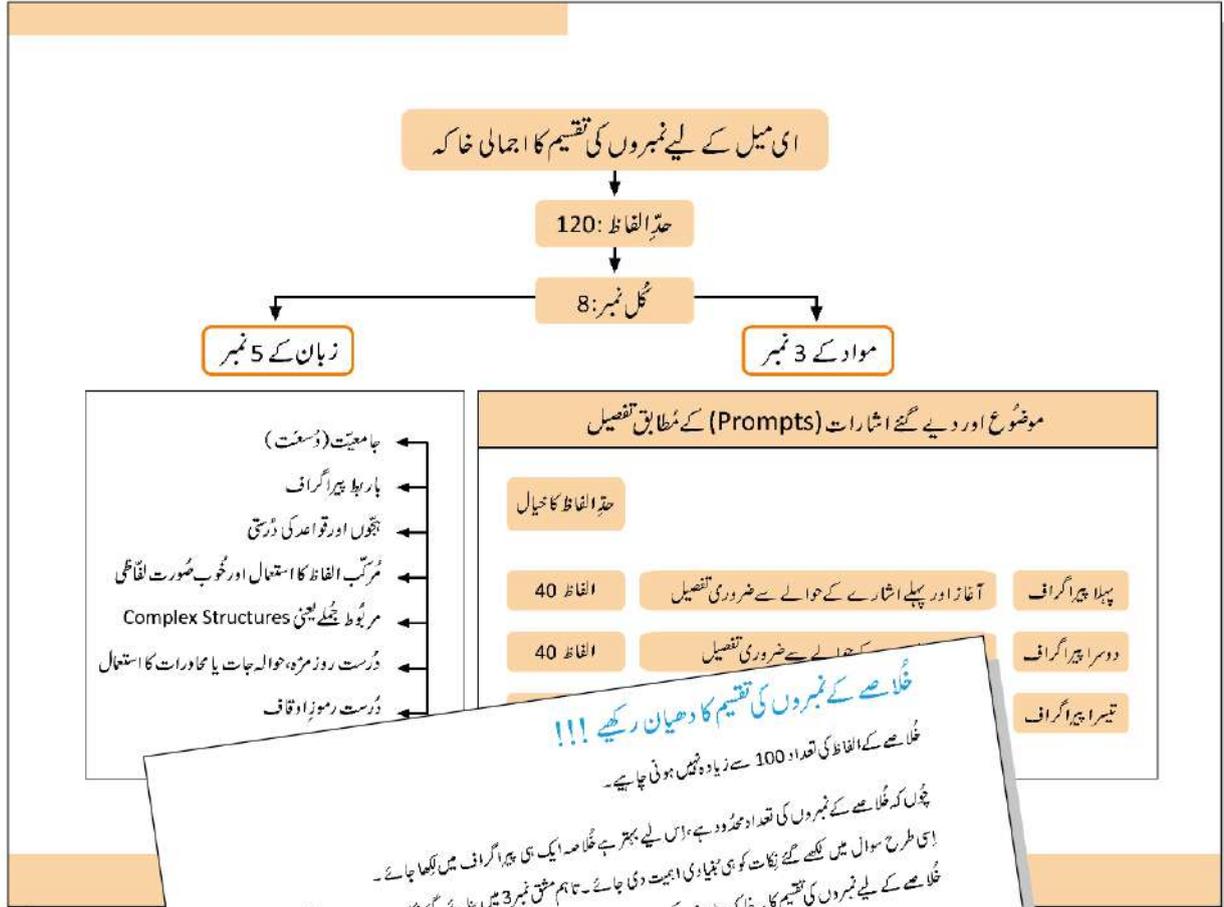
قوی زبان آؤڈیو پر خصوصی توجیہ

جدید آلات سے آراستہ کلاسروں میں سائنس لیبارٹری جس میں ایک ہی وقت میں تین طلبہ پر عمل کیا جاسکتا ہے۔



مختلف امشاق کے ساتھ گرافکس کی صورت میں نمبروں کی تقسیم کا خاکہ دے دیا گیا ہے، تاکہ نمبروں کی تقسیم سمجھنے میں آسانی ہو۔

نمبروں کی
تفصیل کے خاکے



تاریخی مضامین

تاریخ اور ادب کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اس کتاب میں ایسے مضامین بھی شامل کیے گئے ہیں، جو تاریخ کے ایسے پہلوؤں سے متعلق ہیں جن کے بارے میں ہم جاننا چاہتے ہیں اور جنہیں پڑھ کر قاری خود بھی اسی ماحول کا حصہ بن جاتا ہے۔

18- مسنون : ہلت فورٹ درج ذیل عبارت پڑھیے اور اگلے سطر پر دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیے۔

ہم اپنے بیزاریں کی رہنمائی میں ہلت فورٹ کی طرف چل پڑے۔ یہ وہی ہلت فورٹ تھا، جسے ہندو سے باہر ہندو ہی سمجھتے تھے۔ اس کی کتنی ہی تصویریں اور فلمیں ہمارے ذہن میں قید تھیں۔ کریم آباد کو ہلت فورٹ بھی کہا جاتا ہے۔ کچھ لوگ اسے ہلت فورٹ بھی کہتے ہیں۔ فی الحقیقت ہمارے لیے یہ مختلف تھا کہ ہم یہ بتائیں کہ یہ کون سا تھا، کیوں کہ اس میں شہر اور گاؤں دونوں کی خصوصیات موجود تھیں۔ ہم اس کی مرکزی سڑک پار کر کے ایسے ایسے کچھ دیکھ رہے ہوئے، جس کے ارد گرد پیری اور کھوپڑی کے اٹھارہ باغات تھے۔ کئی سوکے ماسے سے بھری ایک بڑی سی گلی میں داخل ہوئی تو چٹائی شروع ہوئی۔

ایک چھوٹے سے ڈرے میں سے ٹرکسے، جس کے اوپر ایک کراہتا ہوا تھا۔ ایک چھوٹا سا موٹر ٹرک کے بعد گلی بڑھی ہوئی۔ اسے ہلت فورٹ چھوڑ کر، آگے بڑھنا پڑا۔ اسے دیکھا تو اسے دیکھا، وہ وہاں کی ماحول لیے۔ گلی اوپر کو جاتے ہوئے ہلت فورٹ کی پچھلی طرف سے قلعے میں داخل ہوئی تھی۔ اس گلی میں مزید چڑھائی پڑتی تھی۔ ہوتے ہوئے ہم قلعے کے صحن کے مرکزی دروازے کے قریب پہنچے۔ جہاں قلعے کے نیچے شہر باز خان سفید شہر اور قلعے میں لہو سن پڑتی ہوئی تھی۔ ہمارے منظر تھے۔ دروازہ شہر باز کوئی رینارڈوفی دیکھتے تھے۔ انہوں نے اپنے دائیں طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”ہیں ہی ہم اپنا سفر قلعے کی پچھلی طرف سے شروع کرتے ہیں۔“

11- بڑی کی تہذیب درج ذیل عبارت پڑھیے اور اگلے سطر پر دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیے۔

A بڑی تہذیب یا تہذیب فروری 1853 میں ریل کا باقاعدہ آغاز ہوا تھا۔ شروع میں ریل گاڑی کو مقامی لوگ دیکھ کر حیرت سے دیکھتے تھے۔ جن علاقوں میں ریل کی پٹریاں نہیں بچھائی تھیں، ان علاقوں میں بھی ریل سے پٹریاں بچھنی سے بچھائی جا رہی تھیں۔ جانے انگریزوں کو کس بات کی جلدی تھی؟ اسی طرح کی ریل سے ریل کے باغ اور سندھ میں بھی دیکھانے کی تیاریاں جاری تھیں۔ ریل سے اس پورے نظام کے لیے ایک نئی ضرورت تھی۔ پتا چلا کہ ریل کے کنارے کسی شہر کے کھنڈرات موجود ہیں، جن کی ایکوں سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ساہیوال اور خانوال کے درمیان ریل سے کی پٹری اور ریل سے ایکوں کی تعمیر میں اسی شہر کی ایکوں استعمال ہوئی ہیں۔ ان کھنڈرات سے جب ایکوں کا نکلے کا کام شروع ہوا تو وہاں سے کچھ ایسے نوادرات نکلے جنہیں دیکھ کر اعزاز ہوا کہ یہ شہر کھنڈرات کا۔ یہ کھنڈرات چکا ہے۔ بڑی کے یہ کھنڈرات پنجاب کے اہم شہر ساہیوال کے قریب کیوں کہا جاتا ہے؟ اس سوال سے دورہ ایات مشہور ہیں۔

بڑی کیوں کہا جاتا ہے؟ اس سوال سے دورہ ایات مشہور ہیں۔

بڑی کیوں کہا جاتا ہے؟ اس سوال سے دورہ ایات مشہور ہیں۔

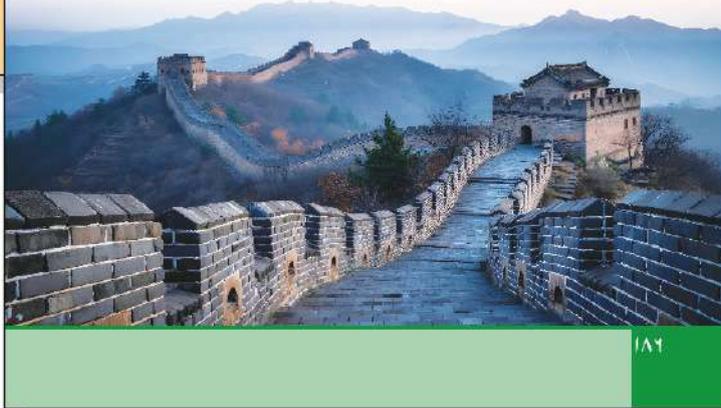
13- دیوار چین درج ذیل عبارت پڑھیے اور دیے گئے سوالوں کے جوابات لکھیے۔

دیوار اور انسان کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ انسان ہیچ سے ہی دیواروں میں گھری لگے ہیں۔ رہنا پسند کرتا ہے۔ چاہے درختوں پر گھس چھوٹے سے بتائی جان ہو یا درختوں میں گھری کوئی جھونپڑی، پھاڑوں میں چھپا کوئی غار ہو یا کوئی گلی، ہر ایک میں دیوار ضرور ہوتی ہے۔ گو یا کہ دیوار انسان کو حفاظت کا احساس ہی نہیں دلاتی، بلکہ حفاظت بھی فراہم کرتی ہے۔ تو پھر ایک بات تو طے ہوئی کہ انسان دیوار اپنی حفاظت کے لیے بناتا رہا ہے۔ دیواریں کچھ ڈھیر بات کی بنا پر عام بھی ہوتی ہیں اور خاص بھی۔ انہی دیواروں میں جن کے ساتھ کوئی مذہبی حیثیت تھی جاتی ہے یا پھر کسی کے نام کو کوئی خاص نسبت جاتی ہے تو وہ خاص ہو جاتی ہیں۔ کچھ بے چارے ایسی بھی ہیں، جنہیں کوئی بوجھتا بھی نہیں، کیوں کہ انہیں کوئی نسبت نہیں ملتی، جب کہ کچھ کھنڈرات بن کر بھی مشہور ہیں اور لوگ خاص تر ڈر کر آتے ہیں اور دیکھنے کے لیے جاتے ہیں۔ کچھ دیواریں ایسی ہے آسمانی ہیں کہ جن کی قسمت میں داغ دھبے اور اشتہار آتے ہیں اور کچھ ایسی کہ جن کی قسمت میں رنگ و روغن اور قحطی آتی ہے۔

آج ہم ایک ایسی ہی دیوار کی بات کر رہے ہیں، جو ہے تو کھنڈرات اور لاکھوں سال پرانی، مگر لوگ تنگ ذہنوں میں ڈر سے اس کے دیوار کے لیے جاتے ہیں۔ یہ ہے دیوار چین۔ دنیا کی سب سے بڑی دیوار، جو 21 ہزار 196 کلومیٹر طویل ہے۔ اس کا ایک ہزار سال سنہ سے کھرا ہے تو ڈھیر تنگ ذہنوں میں ڈر سے دیکھا گیا ہے۔ یہ ہے دیوار چین۔ اس کی طوالت، اس کی چستی اور اس کی قدامت کی وجہ سے دنیا کے کھنڈرات میں شامل کیا جاتا ہے۔ یہ دیوار بنانے کی بہت سی وجوہات بیان کی جاتی ہیں، لیکن سب

پ سے آگے کیا گیا ہے، جس کے معانی کہا جانے یا لگنے جانے سے بڑی کرنا شروع کر دیا یعنی اس شہر سے جو بلا لے گئے۔ زمینیں استعمال ہوتی ہیں، اس لیے اسے بڑی کہا گیا۔ اس کے مطالب آتا تو یہ شہر ہوا جو تا۔ گوں یہ شہر کی دفعہ بن گیا وہنہ جا جاتا ہے، ممکن ہے بڑی لگاؤ بڑی سے بڑی بن گیا ہو۔ بڑی کی ہر کے نکات بھی ملنے ہیں۔ قلعے کے گرد ایک سفید فصیل ہے پورا شہر ہے، جس کا کچھ حصہ ماسے لایا گیا ہے۔ سیلاب کے جن میں ایک اور کئی استعمال کی گئی تھی۔ شہر سے کچھ برتن بھی مل رہے ہیں، جن کی کئی گئی ہے۔ اس قلعے کی درجہ پر درجہ

کے قریب فوجی بیروں کے انداز کی عمارت کی دو قطاریں بھی ہیں۔ ہر گھر کے آگے چھوٹے اور دائیں بائیں گلیاں ہیں۔ کئی گلی



مشعلِ راہ شخصیات

ایسی شخصیات کو تصنیف کا حصہ بنایا گیا ہے جو طلبہ کے لیے مشعلِ راہ ثابت ہوں۔

12-

میجر شہید شریف

درج ذیل عبارت پڑھیے اور دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔



پاکستان کی تاریخ ایسے بہادر پھولوں کی داستانوں سے بھری پڑی ہے، جنہوں نے اپنی جان فطرتی پر زکھ کرائی اور وطن کی حفاظت کی۔ میجر شہید شریف کا شمار بھی اسی بہادروں میں ہوتا ہے، جنہوں نے اپنی جان اے کے اس وطن کو دشمن کے ناپاک شیطانی مزاحمت سے محفوظ رکھا۔ لاہور کے سینٹ آگوستائن اسکول سے اولیوں کا امتحان پاس کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوئے۔ اسی دوران گورنمنٹ کالج میں ہی تھے کہ انہیں پاکستانی فوجی ڈس ڈس کاؤل سے آری میں شمولیت کا اعزاز ملا۔ اپنے کورس کے دوران انہوں نے بہترین کیڈٹ کے طور پر اعزازی تمغہ بھی حاصل کیا۔ 1961 میں انہوں نے اپنی مسکری تعلیم و تربیت مکمل کرنے کے بعد فوج میں بحیثیت سینئر لیفٹیننٹ شمولیت اختیار کر لی۔ اس دوران انہوں نے اپنی پیشہ ورانہ تربیت پر بھی بھرپور توجہ دی اور اپنی پہلی جنگ میں پلاٹون کمانڈر اور کئی کمانڈر کے عہدوں پر بھی فرائض سرانجام دیے اور اعزاز حاصل کیا۔

1965 کی جنگ میں آپ نے ٹیمپ کے علاقہ پر نہایت جرأت، بہادری اور استقامت کے ساتھ دشمن فوج کا ہتھیار بنا کر تے ہوئے اُسے ناکامی سے دو چار کیا۔ آپ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کو ستارہ جرأت سے نوازا گیا۔ 1971 کی جنگ میں آپ کی بائیں کوشلیہ کی برج کی حفاظت کے لیے فائل کا ٹیکر میں وفاقی ذمہ داریاں سونپی گئیں، جہاں آپ نے وفاقی حکمت عملی کے برعکس جارحانہ حکمت عملی اختیار کی۔ یہ جنگی کارنامے آپ کو کئی اعزازات اور تمغوں سے نوازا۔

ایک بندہ پر تہمت جھانے پاکستانی علاقہ بھی بچھا رہی تھی۔ پاکستانی فوج اور مسلسل لائیک کر رہا تھا۔ دشمن کو ہتھیار سے پاکستانی علاقے کے دفاع کے میجر شہید اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اور لیکوں کے گولوں کا سامنا تھا۔ آدھل کرنے کے ساتھ ساتھ 38 پلایوں کے اور دشمن کے درمیان 100 فیتہ برستے گولے تھے۔

3-

حکیم محمد سعید

درج ذیل عبارت پڑھیے اور دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔



حکیم صاحب 9 جنوری 1920 کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ انھی چند سال ہی گزرے تھے کہ والد کا سایہ ختم ہو گیا۔ والدہ محترمہ نے دینی تعلیم دلائی، پھر اردو، فارسی اور گریز کی گھر پر ہی آساندہ سے پڑھی اور طب کی تعلیم کے لیے کالج میں داخل ہو گئے۔ انہوں نے اپنے ایک مضمون میں خود بتایا کہ "میں اسکول گیا ہی نہیں، میری سب سے پہلی آسانی، میری پہلی تہمت۔ سب لوگ اٹھیں چلے جان کہا کرتے تھے۔ مجھے تو آج تک اُن کا نام بھی معلوم نہیں۔" اُس زمانے میں بچوں کے لیے تین بڑی تقریبات ہوتی تھیں۔ پہلی "اللہ کی تقریب"۔ یہ اس وقت منصفہ ہوتی تھی جب بچہ قرآن پاک شروع کرتا اور جب تک کہ لیتا تو "آمین" کی تقریب ہوتی۔ تیسری تقریب وہ ہوتی، جب بچے کا پہلا روزہ رکھوایا جاتا۔ حکیم سعید اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ میری "آمین" کی تقریب بڑی ڈھوم ڈھام سے ہوئی۔ مجھے ڈولہنا پانچا اور بہت سے بچوں کو بلایا گیا۔

حکیم صاحب نے اپنے بچپن کے کئی واقعات لکھے ہیں۔ ایک دفعہ وہ ایک گاؤں گئے، جہاں انہوں نے دو دو سے تھمن بٹے کا عمل دیکھا۔ انھی دنوں کا ایک واقعہ بتاتے ہیں کہ ایک دفعہ دی سے بھرا دھکا تیار رکھا تھا کہ دو میٹھک چل قدمی کرتے آئے، آپس میں کسی مذاق کرتے آئے اور تعزیر سے نکتے میں جا کر سے۔ تو بے اللہ! اب کیا ہوگا۔ اُن کے لیے تو یہ دی ڈنڈل تھا۔ ذلیل نہایت گاڑھی ہوتی ہے۔ اس میں آدی چلا جائے تو آہستہ آہستہ چلا جاتا ہے۔ گل نہیں سکتا۔ چلتا ہاتھ پیر مارتا ہے، لیجئے آرتا چلا جاتا ہے۔ پھر صاحب! بتوایے کہ اُن دنوں میٹھکوں نے بڑے زور زور سے ہاتھ پیر مارنے شروع کر دیے۔ یہاں تک کہ ایک میٹھک بارگیا اور وہی کی زلزل میں ڈوب کر تڑپا۔ مگر دوسرے میٹھک نے تہمت نہ پاری اور ہاتھ پیر مارتا رہا اور کچھ اوپر آ گیا۔ پھر اس نے اور تہمت کی اور ایک بار زور سے چھدکا اور کھٹے سے باہر آ گیا۔ جان بچی، سوا کون پاسے۔

۱۵۶

19-

علامہ اقبال

درج ذیل عبارت پڑھیے اور دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔



میکوڈرو کی اُس پڑائی کو بھی میں آج کل آنکھوں یا دانتوں کا کوئی ڈاکٹر دیتا ہے۔ کسی زمانے میں علامہ اقبال نہیں رہا کرتے تھے۔ چنانچہ 1930ء میں ہمیں منگلی مرچ اُن کی خدمت میں حاضر کی کا شرف حاصل ہوا تھا۔ اب بھی میں اُس طرف سے گزرتا ہوں تو اُس کو بھی کے قریب کھینچ کر قدم ڈکے معلوم ہوتے ہیں اور نظر میں سے اختیار اُس کی طرف اٹھ جاتی ہیں۔ کوئی عامی تھی۔ مگر بھی خاصا نکشادہ تھا۔ ایک طرف شاعر، پیشہ کے لیے وہ تہمت کمرے سے ہوتے تھے، جن میں علامہ اقبال کے علاوہ میں ملی پیشہ رجمان اور دیوان ملی وغیرہ رہتے تھے، لیکن کوئی کی، ایوار میں ہوتی اور انہیں کوئی چھوٹی اور

ہ۔ مگر میں چاہتا تھا، اقبال عمل کا کرتے تھے، شروع و سچید رنگت، چار پائی کے سامنے، دو تین اٹھ کے چار سے، علامہ اقبال نے پہلے اُن کی براج پڑھی کی، پھر میری طرف توجہ فرمائی۔ (زیادہ اُس کے ہاں مکمل بھی رہتی، لوگ آتے جاتے رہتے۔ ادب شاعری، سیاست اور سے زیادہ علامہ اقبال خود بات کرتے تھے۔ دوسرے لوگوں کی صحبت زیادہ دوسروں کو بات کرنے کا موقع نہیں دیتے تھے، بات بات کر پانا شروع کر کی مصلحتات دوسروں سے زیادہ ہی ہوتیں اس لیے دوسرے انہیں سنتا پسند امیر، آدنی اعلیٰ سب پر کھٹے تھے۔ ذکوئی حاجب (پیرے دار) نہ دربان۔ خارف کے لیے کسی واسطے کی حاجت۔ جرات اور کڑی کھینچ کر کھینچ جاتا۔ یا تو خود رہتا۔

ان صاحب کی خدمت میں حاضر تھا۔ کچھ اور لوگ بھی بیٹھے تھے کہ ایک شخص جس نے معلوم ہوتا تھا، آج اور سلام کر کے بیٹھ گیا۔ علامہ اقبال کچھ دیر کے بعد اٹھ کر

فطرت سے تعلق

طلبہ کا فطرت سے تعلق پیدا کرنے کے لیے سیاحت پر مبنی مضامین و فیچر تفہیمی عبارات میں شامل کیے گئے ہیں۔

2- رپورٹ: برفانی چٹا

پاکستان میں بہت سے نادر اور نچلی جانور پائے جاتے ہیں۔ ان جانوروں میں مارمورہ دریائے سندھ کی ڈولین چمیلی اور مہاشیر چمیلی مشہور ہیں۔ لیکن ان میں ایک جانور ایسا بھی ہے جس کی دید فطرت اس کی پراسراریت ہے۔ برف سے ڈھکے پہاڑوں میں رہنے والے اس جانور کو برفانی چٹا اور کوہِ عالیہ کے پہاڑوں میں رہنے کی وجہ سے عالیائی چٹے کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ کہاں ہوتا ہے کسی کو پتہ نہیں چلتا، بس برف کے سفید گالوں میں سے اڑتے ہوئے دل کی طرح آتا ہے اور پہل بھر میں برف میں ہی غائب ہو جاتا ہے۔ اس کی اسی خصوصیت کی وجہ سے اسے ایک پراسرار جانور سمجھا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا نادر جانور ہے جس کی تعداد تیزی سے کم ہو رہی ہے۔

پاکستان میں یہ برفانی چٹا گلگت بلتستان اور آزاد کشمیر میں موجود عالیہ کے بلند و بالا اور برف سے ڈھکے پہاڑوں میں پایا جاتا ہے۔ برفانی چٹا دیگر چیتوں کے متاثر ہونے میں نہ جاتا چھوٹی جسمت کا مالک ہے۔ وزن کے لحاظ سے تقریباً 45 سے 55 کلوگرام اور مادہ چھینے کا 35 سے 40 کلوگرام تک ہو سکتا ہے۔ اس کا رنگ سفید ہوتا ہے، جس پر گہرے سفید دھبے ہوتے ہیں۔ اپنی اس خصوصیت کی وجہ سے یہ بہت آسانی سے برفیلے پہاڑوں میں اُن کا چھپنا جاتا ہے۔ اس کے جسم کی ٹھنڈی بناوٹ اسے ماحول سے حفاظت میں مدد دیتی ہے۔ مثلاً اُس کے چھوٹے گول کان اسے موسم سرما میں گرم رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔ چونکہ اسے برفانی چٹا کا نام دیا گیا ہے اور برف میں اسے چھپنے جھانکنے کے قابل بناتے ہیں۔ جب کہ اس کے بچوں کی بالوں والی کھال اسے غیر متوازی چٹانوں پر چھپنے میں مدد دیتی ہے۔ اسی طرح اس کے جسم کی کھال کے بال سخت سردی میں بھی اس کے جسم کی حرارت کو برقرار رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔



3- فیچر: صوبہ کے درخت

اللہ تعالیٰ نے زمین پر اتنی زیادہ خلائق پیدا کی ہیں کہ جن کا شمار یا جن کا گنا بھی مشکل ہے۔ ان سب خلائق میں انسان کا بھی شمار ہوتا ہے۔ انسان اپنی عقل اور دانش کی وجہ سے خلائق کا شہنشاہ بن گیا، مگر یہ انسان جہاں اپنی عقل کی وجہ سے زمین کا حاکم بنا وہاں اپنے احساسات یا جذبات کی بنا پر اس زمین کی دیگر مخلوق میں کم زور بھی واقع ہوا ہے۔ مثال کے طور پر یہ اتنا ڈرک ہے کہ اپنی ناک پر کسی تک نہیں بیٹھے دیتا، لیکن اس کے مقابلے میں گائے بھینسیں ہیں، جو ہر وقت کھیتوں میں گھری گھری رہتی ہیں، تو انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

انسان ہی کی طرح اس زمین پر ایک درخت بھی ہے، جس کی نواکت کے ۱۰۰ لے سے مثالیں دی جاتی ہیں۔ یہ خوب شہرت و درخت صنوبر ہے، جسے پیدا ہونے اور پھلنے پھولنے کے لیے ایک مخصوص قسم کی آب و ہوا اور ماحول درکار ہوتا ہے۔ اس کے باوجود یہ درخت جڑے اور پھلنے پھولنے میں اتنا سخت و دلچسپ ہے کہ پچاس سال میں فقط تین ٹی بیڑھ پاتا ہے۔ پہلے تو یہ ہر جگہ جڑ نہیں نکلتا پھر اسے سرد اور خشک آب و ہوا اور ۱۱ تا ۱۲ درجہ درکار ہوتا ہے۔ سرد اور خشک بھی ایسا علاقہ جہاں سالانہ بارش اور برف باری نہیں سوتلی میٹر سے تجاوز نہ کرے۔ جہاں یہ درخت اتنا نازک ہے وہاں اس لحاظ سے سخت جان بھی ہے کہ یہ جہاں پیدا ہوتا ہے اور جو آب و ہوا اسے درکار ہے، اگر وہ ماحول اسے نہ سزا دے گا تو پھر یہ برسوں قائم و دائم رہتا ہے۔



2- سوپ کا پیالہ

A زمین نے سفید چادر اوڑھ رکھی تھی۔ کوئی چٹان یا پہاڑی ایسی نہ تھی، جسے برف نے اپنا لپیٹ میں نہ لے رکھا ہو۔ کچھ دن صابر، برف سے نواہا، گریزا پڑتا چلا جا رہا تھا۔ ایک گلی تھی جو اُسے چھینے پر مجبور کر رہی تھی کہ اُسے اس سفید صحرا میں نہیں مرنا بلکہ اپنے بچی بچوں کے پاس لپیٹتا ہے۔ کچھ دن صابر ایک ٹم جو تھا۔ پہاڑوں کی چوٹیاں سر کرنا اُس کا شوق تھا۔ اس دھندلی دواہنے ماحول کے ساتھ کوہِ عالیہ کی ایک چوٹی سر کرنے کے لیے نکلا تھا، لیکن چھٹی سے وہ اور اُس کے ساتھی برف کے کوفان میں پھنس کر ایک دوسرے سے بچنے لگے۔ برف کے اس میدان میں برف کے جھنڈے چلتے تھے۔ برف سے بچنے گہری کھائیاں تھیں۔ جن میں سے بہت سی ایسی تھیں، جن پر برف کی تکی نہ تھی تھی۔ اُس برف پر پاؤں پڑنے کا مطلب موت کی آوی میں جانا تھا۔ سختی ہی جی تھا، جب اُس کے پیڑے سے لگتی تو اُسے ٹپوں محسوس ہوتا۔ برفیلی ہواؤں کی وجہ سے اُس کی آنکھوں سے ٹپٹپاتی۔

پھر بھی برف نے اپنے ذریعے ہمارے گھر گھر تھے۔ اُس کی چمکی تیلی اُن جا رہا تھا کہ اچانک اُس کے پیروں تلے سے زمین سرکنا کام رہا اور ڈکھو کر زمین پر گر گیا۔ زمین ایک لہٹ کی طرح ہاتھ لگا کر کچھ اٹاڑ کر اُسے کوشل کی۔ کئی فیٹ اوپر چھت نے کی دعوت دے رہی تھیں۔ یہاں اُس کی بہت اور تڑپت تلے جمع کیے، آہستہ آہستہ اُٹھے اور پھر کھڑا ہونے کی کوشش اہونے کے بعد اُس نے دائیں طرف کی برفیلی دیوار کو ٹھریج کر طرف دہرایا اور یوں وہ دونوں طرف کی دیواروں میں ت کے اُس کوئیں سے باہر نکلے میں کامیاب ہو گیا۔

گیا۔ آنکھیں بند کر کے تیز تیز سانس لیں۔ برف پر بیٹھے ہی ف! ہیرا اکرام میرے ٹھانوں کی ڈنڈا، بس گھر چلنے ہی بسز بادے۔ پکن کارن سوپ چیتے ہوئے نایاب اور ایشان کو

مشق نمبر ۵ میں Functional Prose/ Functional Writing ایک وسعت کی حامل مشق ہے جس میں کیمبرج کے نصاب کے مطابق مختلف مہارات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

مشق نمبر ۵
کی وسعت

کتاب پر تبصرہ

ہم نے ای میل کے حوالے سے کافی کام کیا۔ اب ہم کچھ کام کتاب پر تبصرے کی صورت میں کریں گے۔ کتاب پر تبصرہ ای میل کی صورت میں بھی پوچھا جاسکتا ہے اور البتہ ای میل کے بھی۔ دونوں صورتوں میں ہمیں کتاب پر تبصرہ لیکھنا ہے۔

کتاب پر تبصرہ لکھنے کے لیے ہمیں کتاب کے بارے میں کوئی نہ کوئی رائے قائم کرتے ہیں۔ یہی رائے تبصرے کی صورت میں لکھنا ہے۔ اس کے بارے میں دوسروں کو بتائیں، تاکہ وہ بھی کتاب پڑھیں۔

میں لکھتے اور بیان کرتے ہیں۔ اسے ہی کتاب

ای میل

ای میل کیا ہے؟

ای میل کی ترکیب انگریزی ترکیب الیکٹرونک میل سے اخذ کی گئی ہے۔ ای میل کیپوش پر انٹرنیٹ کے ذریعے یا کسی رابطہ یا بیانات کا تبادلہ ہے۔ ای میل کا وہاری یا ذاتی استعمال کا سستا، تیز اور قابل رسائی رابطہ کا طرز کرنے والے کے پاس اگر انٹرنیٹ کی سہولت موجود ہے تو وہ قریب یا دور کسی کو بھی آسانی سے پیغام بھیج سکتا ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعے ای میل کا تبادلہ کیا جاتا ہے، لیکن وہ فزیکل طور پر ای میل کے ذریعے بھی رابطہ کیا جاتا ہے۔

آرڈو میں ای میل کے لیے برقی رابطے کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ ہم ای میل کو برقی طور پر بھیج سکتے ہیں۔

درخواست لکھنا

درخواست لکھنا کیا ہے؟

’درخواست کے لفظی معنی گزارش، عرض یا راجا کے ہیں۔ درخواست ایک ایسی تحریر ہے جس میں لکھنے والا کسی خاص شخص یا تنظیم کو کسی خاص بات کے بارے میں کچھ لکھتا ہے۔ درخواست لکھنے والا کسی بات کی اجازت لیتا ہے یا کوئی عرض پیش کرتا ہے۔ درخواست ایک طرح سے ایک مسئلے کا حل ہوتا ہے، جس میں کوئی ختمی بات کی جاتی ہے۔ درخواست میں طویل یا ذاتی نوعیت کی باتیں نہیں کی جاتیں، بلکہ مختصر انداز میں کوئی خاص بات ہی کی جاتی ہے۔‘

رپورٹ نگاری

رپورٹ نگاری کیا ہے؟

جنگ کا میدان ہو یا سیاست، امن، تہذیب کا یا ادارہ یا دکان و قماروں کا میدان، زندگی کے تقریباً تمام شعبوں میں کام کرنے والوں کی زندگی کی صورت میں یا کسی نہ کسی رپورٹ لکھنی پڑتی ہے۔ رپورٹ لکھنے والا شخص اپنے مشاہد اور مشورہ کی صورت میں رپورٹ لکھنے کے حوالے سے تجاویز پیش کر سکتا ہے۔ رپورٹ کے حوالہ سے رپورٹ نگاری کا مفہوم یہ ہے کہ رپورٹ نگار کسی واقعہ یا مسئلے کا جائزہ لے کر اس کے فوائد و نقصانات کو جاننے اور اس کے حل کے لیے تجاویز پیش کرے۔ رپورٹ نگاری کا مفہوم یہ ہے کہ رپورٹ نگار کسی واقعہ یا مسئلے کا جائزہ لے کر اس کے فوائد و نقصانات کو جاننے اور اس کے حل کے لیے تجاویز پیش کرے۔

بلاگ

بلاگ لکھنا:

بلاگ انگریزی ترکیب Weblog کی مختصر صورت ہے۔ ابتدائی طور پر بلاگ کو ایک روزنامے کی حیثیت حاصل تھی۔ جیسے ہم ڈائری یا روزنامہ لکھتے ہیں، بلاگ ایک ایسا روزنامہ یا ڈائری ہے جو کمپیوٹر پر یا ویب سائٹس پر لکھی جاتی ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس میں تبدیلیاں آتی ہیں اور اب بلاگ پر مشائین بھی لکھتے جاتے ہیں اور بلاگ ایسا فنڈ نظر بھی واضح کرتے ہیں اور اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ اب بلاگ پر اپنے خیالات کا صرف تحریری اظہار ہی نہیں کیا جاتا بلکہ تصاویری ویڈیو کے ذریعے بھی اظہار کیا جاتا ہے۔ بلاگ کسی خاص طریقہ کار کے لیے مخصوص نہیں۔

نمونے کے خاکے

طلبہ نمونے اور ٹیمپلیٹس کے ذریعے آسانی سے لکھ سکتے ہیں۔ اس لیے اس تصنیف میں نمونے کے نوٹس، مضامین، ای میل، کتب پر تبصرہ اور دیگر مہارت کی مشقوں کے لیے ٹیمپلیٹس بھی دیے گئے ہیں۔

خاکے اور ہدایات سمیت نمونے کی حل شدہ ای میل

ای میل کی تفصیل

ہدایات برائے مواد

ہدایات برائے مواد

موضوع: یہاڑی مقام کی تیر کے لیے دعوت
آداب: محترم چچا جان!
سلام: والسلام علیکم!
پہلے اشارے کا جواب: یہ تہنیتاں اپنے معیاری طریقے سے گزرا نا چاہتے ہیں کہ میں تفریح کے ساتھ ساتھ آپ کے علم سے بھی (فیصل یاب) ہونے کا موقع ملے اور اس مقصد کا (موضوع) کسی تفریحی مقام کی تیر سے ہی ممکن ہے۔

تشریح الفاظ

تشریح الفاظ

دوسرے اشارے کا جواب: اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ آپ اپنے اہل خانہ کے ہم راہ لاکر وہی تیر کے لیے ہمارے ساتھ چلیں۔ اگلے جا کر ہم تیر سے ہی لطف نہیں اٹھائیں گے بلکہ میں ایک ساتھ وقت گزارنے کا موقع بھی ملے گا۔ (مزید برآں) اگلے جاننے سے اخراجات بھی کافی حد تک کم ہو جائیں گے۔

تیسرے اشارے کا جواب: ہمارا منصوبہ یہ ہے کہ پہلے ہم باہر سے تیر لے کر آئیں اور پھر وہاں پہنچیں۔
چوتھے اشارے کا جواب: مجھے امید ہے کہ آپ تیری اس وقت تک آجائیں گے۔

غیر رسمی ای میل (E-mail) کا خاکہ



ہدایات برائے تفریحی مواد
یہ ای میل کسی خاص شخص کے لیے لکھی گئی ہے۔
موضوع: موضوع / عنوان / موضوع کی تفصیلات / کتب / تبصرے / مہارتیں
یہاڑی مقام کی تیر کے لیے دعوت

مواد کی تفصیل

مواد کے لیے اہم نکات

مواد کے لیے اہم نکات

پہلا اشارہ: کہا جاتا ہے کہ جب آپ ایک درخت آگاتے ہیں تو آپ ایک زندگی لگاتے ہیں۔ درخت زمین کی طرف سے انسان کے لیے ایک ایسا تحفہ ہیں جس پر ہماری زندگی کا دارو مدار ہے۔ درخت ایک ایسا امدادہ جاتی ہے جس کا ثواب درخت لگانے والے کو اس وقت تک ملتا رہتا ہے جب تک درخت موجود رہتا ہے۔

دوسرا اشارہ: درخت ہمارے لیے دوست ہیں جن سے ہمیں (ان گنت) فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ مزید برآں یہ ہم سے کچھ توقع کیے بغیر اپنا سب کچھ ہمارے سامنے کر دیتے ہیں۔ یہ ہمیں آسپین دیتے ہیں اور کاربن ڈی آکسائیڈ اپنے اندر جذب کرتے ہیں۔ گویا کہ اگر درخت نہ ہوں تو ہمارا ماحول آسپین نہ ہونے کی وجہ سے ختم ہو کر رہ جائے۔ اس کے علاوہ درخت سیلاب کے دوران زمین کو کٹاؤ سے محفوظ رکھتے ہیں۔

تیسرا اشارہ: انسانی آبادیوں کو بچھلانے کے لیے درختوں کو کاشتے جا رہے ہیں۔ (انسانی) حجب سے نہ صرف انسانی ماحول پر (مضر اثرات) مرتب ہو رہے ہیں، بلکہ درختوں کی دوست مخلوق کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے۔ زمین کے (ماحول) میں ہم تو ان کی وجہ سے موبوں میں انسانی حیات اور ماحول میں نقصان دو تہدیلیاں بچھا رہے ہیں۔

چوتھا اشارہ: درخت ہمارا قیمتی اثاثہ ہیں۔ اپنے ماحول کو محفوظ بنانے کے لیے ہمیں درختوں کا بے دریغ آواز دے دینا چاہیے۔

جدید تقاضوں سے ہم آہنگ

جدید تدریس کے فلسفہ کے مطابق طلبہ کو دیا جانے والا مواد اُن کی ذہنی سطح اور عصری تقاضوں کے مطابق ہونا چاہیے۔ اسی لیے اس کتاب میں شامل تمام مضامین اور فیچر خصوصی طور پر اس کتاب کے لیے لکھے گئے ہیں۔

17- آرٹیکل: سبب بنی

آج کے سیدیا کے اس دور میں، لوگ راستے مسرور ہیں کسی صدی کے لوگ راستے مسرور ہوں۔ وہ اپنے مسائل اختیار کرتے ہیں جو انہیں دل چاہے۔ اسکول کا بیٹا کام پر جانا، انٹرنیٹ چیک کرنا، پیسے کی تلاش، سوشل میڈیا وغیرہ۔ کتاب اُن کے شیڈول کا حصہ ہی نہیں بن پاتی، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ زیادہ تر لوگ اپنے چھپے ہوئے مسائل میں چھپے ہی کتاب کو نہیں دے پاتے۔ یہ نا پختگی۔ جس کتاب کے ذریعے مالک نے مسلم و انگریزی انسان تک پہنچانی اور انسان کتاب سے اتنا دور ہو گیا۔



آج کے سیدیا کے اس دور میں، لوگ راستے مسرور ہیں کسی صدی کے لوگ راستے مسرور ہوں۔ وہ اپنے مسائل اختیار کرتے ہیں جو انہیں دل چاہے۔ اسکول کا بیٹا کام پر جانا، انٹرنیٹ چیک کرنا، پیسے کی تلاش، سوشل میڈیا وغیرہ۔ کتاب اُن کے شیڈول کا حصہ ہی نہیں بن پاتی، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ زیادہ تر لوگ اپنے چھپے ہوئے مسائل میں چھپے ہی کتاب کو نہیں دے پاتے۔ یہ نا پختگی۔ جس کتاب کے ذریعے مالک نے مسلم و انگریزی انسان تک پہنچانی اور انسان کتاب سے اتنا دور ہو گیا۔

بہت سے لوگ اس آسے بے خبر ہیں کہ دماغ کو آسے سبب بنی فراہم کرتی ہے۔ دماغ کی ورزش بڑا کام فراہم کرتی ہے۔ گویا دماغ کی اچھی صحت بول چال، رویوں اور ذہنی تیز رفتاری کے طریقے ہے۔ سبب سے دوری میں جہالت

20- مضمون: فیشن

ذہنی کی ہر چیز تبدیل ہو رہی ہے۔ خود آوی ہو رہی ہے۔ فیشن ایک ایسا تبدیلی ہے کہ پتہ نہیں چلا کہ یہ آوی ہے بھی یا نہیں۔ جہاں تک تبدیلی کی رفتار کا تعلق ہے، دنیا کی تین چیزیں ایسی ہیں، جن کے بارے میں کہا نہیں جا سکتا کہ یہ کس لمحہ بدل جائیں گی۔ اولیٰ ان تین چیزوں میں پہلی چیز ہے فیشن۔ فیشن چاہے آوی ہو یا زمانہ آوی کی طرح کی ایک ہیری کی۔ پونے کی ہون یا ڈونے کی، زرگی ہوں یا زین کی، اس قدر تیزی سے بدلے لگی ہیں کہ زمین کے سورے کی بات چیت ختم ہونے سے پہلے زمین کی قیمت میں اس میں فی صد کا اضافہ ہو جاتا ہے۔

4- ٹریٹیک کے مسائل

وقت کے ساتھ ساتھ انسانی آبادی تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے۔ اس تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے شہری تیزی سے بھل رہے ہیں۔ شہروں کے پھیلنے سے سڑکیں گھب پڑ جاتی ہیں اور ٹریفک کا جھوم ایک بڑا مسئلہ بن کر سامنے آتا ہے۔ موٹا بھارا کے بعد سڑکیں کو ٹھکا کر دیا جاتا ہے، مگر سڑکیں ٹھکی کر کے لیے ریمڈوں کی قربانی دی جاتی ہے۔ یعنی ٹوکا صاف کرنے والی مین مشینیں گرادی جاتی ہیں، انھوں پر دلوں سے ان کے آٹھانے چھین لیے جاتے ہیں اور تیز دھوپ سے جھاک کر سڑکوں کے نیچے پناہ لینے والوں کو ان کی بناؤ دھون سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ ایسے بڑے نقصان کے بعد بھی سڑکیں جو محکمہ ٹرانسپورٹ کے ماتحت ہیں، مگر سڑکیں کو ٹھکا کر کے لیے دی جانے والی اس بڑی قربانی کو اٹھانے کے لیے جیتے ہیں۔ لوگ ان سڑکیں پر اپنی گاڑیوں کی رفتار تیز کر

دوسری چیز جو اتنی ہی تیز رفتاری سے بدلتی رہتی ہے، وہ فیشن ہے۔ فیشن ایک ایسا کارولما ہے، جسے الفاظ کا لباس نہیں پہنا جا سکتا۔ فیشن کے تعلق سے آئیڈیہ یہ تھا کہ عام ہے کہ فیشن صرف لباس اور شاک کی حد تک محدود ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو بڑے شہروں میں کوئی بھی علاقہ فیشن اصل علاقہ نہیں ہوتا۔ یہ تو اس علاقے کا ڈھکڑا، صورت، طبع، مزاج اور ڈھنگ ہے جو اسے فیشن اصل بناتا ہے۔ فیشن اصل علاقے میں جسے پوش (Posh) علاقہ بھی کہا جاتا ہے، ملدے بڑا زیادہ کام کرتی ہے، بلکہ بعض اوقات تو ضرورت سے زیادہ کام کرتی ہے۔ سڑکیں صاف ستھری رہتی ہیں۔ اس علاقے میں جو دوسے علاقے جاتے ہیں انہیں صبح شام پانی بھی دیا جاتا ہے۔ فیشن اصل علاقوں میں رہنے والے لوگ ڈھنگ عام آدمی کے رہنے والے کے ڈھنگ سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ کہ جاتا ہے فیشن اصل علاقوں میں کاروبار بھی سے فیشن کے ہوتے ہیں، لیکن اب شہروں میں اونچی نیچے کا فرق نہیں ہے۔ ہر قسم کے کاروبار پر جگہ ہونے لگے ہیں۔



4- ٹریٹیک کے مسائل

وقت کے ساتھ ساتھ انسانی آبادی تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے۔ اس تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے شہری تیزی سے بھل رہے ہیں۔ شہروں کے پھیلنے سے سڑکیں گھب پڑ جاتی ہیں اور ٹریفک کا جھوم ایک بڑا مسئلہ بن کر سامنے آتا ہے۔ موٹا بھارا کے بعد سڑکیں کو ٹھکا کر دیا جاتا ہے، مگر سڑکیں ٹھکی کر کے لیے ریمڈوں کی قربانی دی جاتی ہے۔ یعنی ٹوکا صاف کرنے والی مین مشینیں گرادی جاتی ہیں، انھوں پر دلوں سے ان کے آٹھانے چھین لیے جاتے ہیں اور تیز دھوپ سے جھاک کر سڑکوں کے نیچے پناہ لینے والوں کو ان کی بناؤ دھون سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ ایسے بڑے نقصان کے بعد بھی سڑکیں جو محکمہ ٹرانسپورٹ کے ماتحت ہیں، مگر سڑکیں کو ٹھکا کر کے لیے دی جانے والی اس بڑی قربانی کو اٹھانے کے لیے جیتے ہیں۔ لوگ ان سڑکیں پر اپنی گاڑیوں کی رفتار تیز کر

۱۹

ان سے ٹریفک کے رُکنے کا انتظار نہیں ہوتا۔ وہ بہادری کا مظاہرہ کرتے ہیں اور سڑکوں کے درمیان میں ٹھیک کر رہ جاتا ہے یا پھر سڑک تنگ کر دیتا ہے۔ اس کی آنکھیں ٹھک جاتی ہیں، لیکن تو ماڈل فیشن

تصاویر، مائینڈ میپس اور دیگر اقسام کے گرافکس کسی بھی کتاب کے قاری کی دل چسپی کا موجب بنتے ہیں۔ اسی لیے ضرورت کے مطابق تصاویر، مائینڈ میپس اور دیگر اقسام کے گرافکس کو اس تصنیف کا حصہ بنایا ہے۔

خوب صورت گرافکس

پاکستان میں یہ برفانی چیتا گلگت بلتستان، چترال اور آزاد کشمیر میں موجود ہمالیہ کے بلند و بالا اور برف سے ڈھکے پہاڑوں میں پایا جاتا ہے۔ برفانی چیتا دیگر چیتوں کے متعلقے میں نسبتاً چھوٹی چمات کا مالک ہے۔ وزن کے لحاظ سے نر چیتے کا وزن 45 سے 55 کلوگرام اور مادہ چیتے کا 35 سے 40 کلوگرام تک ہو سکتا ہے۔ اس کا رنگ سفید ہوتا ہے، جس پر گہرے سفیدی دھبے ہوتے ہیں۔ اپنی اس مخصوص چمات اور رنگت کی وجہ سے یہ بہت آسانی سے برفیلے پہاڑوں میں اُن کا حصہ بن جاتا ہے۔ اس کے جسم کی مخصوص بناوت اسے اپنے ماحول سے مطابقت میں مدد دیتی ہے۔ مثلاً اُس کے چھوٹے گول کان اسے موسم سرما میں گرم رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔ پتھڑے پتھڑے جسم کے وزن اٹھانے اور برف میں اسے شکار کے پیچھے بھاگنے کے قابل بناتے ہیں۔ جب کہ اُس کے پنجوں کی بالوں والی کھال اسے غیر متوازن چٹانوں پر چلنے میں مدد دیتی ہے۔ اسی طرح اُس کے جسم کی کھال کے بال سخت سردی میں بھی اُس کے جسم کی حرارت کو محفوظ رکھتے ہیں۔ غیر متوازن راستوں اور چٹانوں پر چلنے

موضوع: ”انسان درختوں کا دوست نہیں، دشمن ہے۔“



میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ میرا اتنا خیال رکھتے ہیں۔



لیکن مجھے انسانوں

ہونے اس کی ذمہ داری کے جسم کے توازن کو برقرار رکھنے میں اسی ذمہ داری کی طرح اپنے منہ کے گرد لپیٹ کر گہری نیند سو۔



بلاگ پر لکھنے کے لیے سب سے اہم بات:

بلاگ پر لکھنے کے لیے ضروری ہے کہ تحریر کی جس بھی قسم میں لکھنے کے لیے کہا جائے اُس کا خیال رکھا جائے مثلاً اگر مضمون لکھنے کے لیے کہا جاتا ہے تو مضمون کے تمام عناصر کا خیال رکھا جانا چاہیے۔



<https://soach-kawish.blogspot.com>

حوالہ جات سے معاونت

مضمون نویسی کی مشق کرواتے ہوئے ہر مضمون میں طلبہ کے لیے ایک حوالے کی معاونت فراہم کی گئی ہے، تاکہ وہ اپنے مضمون کو معیاری بنا سکیں۔

”اپنی اُس ذاتی معلومات اور مواد کے بارے میں سوچیے، جو آپ کے فون اور سوشل میڈیا پر ہے۔ کیا آپ کو اس بات پر تشویش نہیں ہوتی کہ یہ ساری معلومات معنوی ذہانت کی وجہ سے کسی اور کے قبضے میں ہیں؟ یہ یقیناً پریشان کن بات ہے۔“
(ڈیویس واٹر)

آپ کی معاونت کے لیے ایک حوالہ بھی دیا جا رہا ہے، جسے آپ اپنے مضمون میں استعمال کر سکتے ہیں۔ [کل نمبر: 16]

”وہ ظلم ظلم ہی ہے چاہے اُسے لیبارٹریوں میں طبی تحقیق کا نام دے دیا جائے۔“
(جارج برنارڈشا)

آپ کی معاونت کے لیے ایک حوالہ بھی دیا جا رہا ہے، جسے آپ اپنے مضمون میں استعمال کر سکتے ہیں۔ [کل نمبر: 16]

”میرے نزدیک آن لائن کتاب پڑھنے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ درختوں کے کٹنے سے وجود میں نہیں آتی۔“
آن لائن کتاب پڑھنا محفوظ ماحولیات کی بڑی خدمت ہے۔“
(جارج پیر)

آپ کی معاونت کے لیے ایک حوالہ بھی دیا جا رہا ہے، جسے آپ اپنے مضمون میں استعمال کر سکتے ہیں۔ [کل نمبر: 16]

”دشمن ایک ایسی بد صورت شے ہے، جس پر ہمیں ہرچھ مہینے بعد نظر ثانی کرنی پڑتی ہے۔“
(آسکر وانڈل)

تصویری اشارات

مضمون نویسی کی مشق کرواتے ہوئے کچھ مضامین میں تصویری اشارات بھی دے دیے گئے ہیں، تاکہ طلبہ کو تصویری اشارات کی مدد سے مضمون لکھنے کی مشق ہو۔



زمینی پانی کی کمی موہی تہیلیاں ہیں۔ بارشیں کم

ہم پانی کو اس بے دردی سے استعمال کر رہے ہیں کہ زمینی پانی کم ہوتے ہوئے ختم ہی ہو جائے گا۔



- ✓ اوپر دیے گئے تحریری اور تصویری اشارات آپ کو کچھ نئے
- ✓ ان کے علاوہ کچھ نکات آپ اپنی طرف سے بھی شامل کیجئے
- ✓ مضمون کے مواد کے لیے 8 نمبر اور صحیح زبان اور انداز
- ✓ آپ کی معاونت کے لیے ایک حوالہ بھی دیا جا رہا ہے، جسے



اسکول میں بچے اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ مل کر بہت سی ایسی اقدار و عادات سیکھتے ہیں، جو معاشرے کے لیے ضروری ہوتی ہیں، جو وہ گھر میں نہیں سیکھ سکتا۔ گھر میں ماں باپ بچوں کو وہ توجہ اور وقت نہیں دے سکتے جو تعلیم کے لیے بچے کی ضرورت ہوتا ہے۔



گھر میں بچوں کو انفرادی توجہ ملتی ہے۔ بچے کا گھر والوں کے ساتھ رابطے کا وقت بڑھ جاتا ہے۔ والدین بچوں کو اپنی مرضی سے اپنی اقدار کے

سے سیکھتے ہیں۔

مختص ہیں۔

ان میں استعمال کر سکتے ہیں۔ [کل نمبر: 16]

ماں باپ سے بہتر کوئی اور نہیں کر سکتا۔

موبائل فون کی وجہ سے انسانوں کے ساتھ تیز رفتار جاننے میں مدد ملی ہے۔ اب لوگ پہلے کی نسبت جلد موبائل کے ذریعے ایک دوسرے کے دکھانے میں شریک ہو جاتے ہیں۔



موبائل فون کی وجہ سے انسان کی ذہنی نوعیت کی معلومات دوسروں تک پہنچتی ہیں۔ ڈرائیونگ کے دوران موبائل کا استعمال حادثات کی وجہ بنتا ہے۔

- ✓ اوپر دیے گئے تحریری اور تصویری اشارات آپ کو کچھ نکات بتانے میں مدد دے سکتے ہیں۔
- ✓ ان کے علاوہ کچھ نکات آپ اپنی طرف سے بھی شامل کیجئے۔
- ✓ مضمون کے مواد کے لیے 8 نمبر اور صحیح زبان اور انداز بیان کے لیے 8 نمبر مختص ہیں۔
- ✓ آپ کی معاونت کے لیے ایک حوالہ بھی دیا جا رہا ہے، جسے آپ اپنے مضمون میں استعمال کر سکتے ہیں۔ [کل نمبر: 16]

”ہم اپنے تعلقات بھانسنے کے لیے بھی موبائل فون کی جڑی کے قلعہ ہو گئے ہیں۔“

اعراب کا خاص خیال

اُردو زبان کو درست طریقے سے ادا کرنے کے لیے اِعراب کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ اس لیے اس نصاب کا مواد مرتب کرتے ہوئے ضروری اِعراب کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

درج ذیل عبارت پڑھیے اور دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔

جنت کا پھل انا

-6

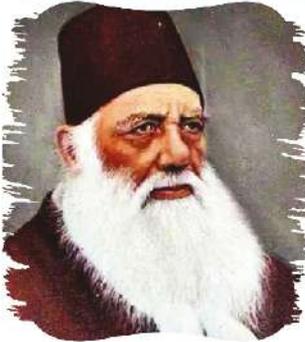
پھل تو سب ہی خوب صورت، خوش ذائقہ اور صحت کے لیے بہت مفید ہوتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جو روزانہ ایک سیب کھاتا ہے، بیماری اُس کے قریب تک نہیں آتی۔ لیکن ہم یہاں اس وقت سیب کی بات نہیں کر رہے، بلکہ ایک ایسے پھل کی بات کر رہے ہیں جسے انا کہا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا پھل ہے جو اپنی کئی خوبیوں کی وجہ سے دیگر پھلوں میں ایک منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ یوں تو پاکستان کے سب ہی صوبوں میں انا کی کاشت ہوتی ہے، لیکن سب سے زیادہ انا صوبہ بلوچستان کے علاقوں لورالائی، قلات اور کوئٹہ میں کاشت کیا جاتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں مظفر گڑھ، رحیم یار خان، بہاولپور اور ملتان میں اس کی کاشت کی جاتی ہے، جب کہ خیبر پختون خوا میں پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خان

راستے افغانستان کے صوبے قندھار سے بھی ایک کثیر مقدار قندھار میں انا کی کاشت نہری پانی سے کی جاتی ہے، جب کہ لیے قندھاری انا اپنے ذائقے اور معیار کے لحاظ سے انا کے خیال میں انا کا اصل وطن ایران اور افغانستان ہے ایک لے عرصے تک اسے دانے دار سیب ہی سمجھتے رہے۔ ایشیا کی تربیت بنا رہا ہے۔ اس کی تاریخ پانچویں صدی قبل مسیح سال سے تسلیم کیا جاتا رہا ہے۔

درج ذیل عبارت پڑھیے اور دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔

سر سید احمد خان

-17



17 اکتوبر 1817 کو دہلی شہر میں خواجہ فرید الدین کی حویلی میں خوشیوں کے شادیاں بچ رہے تھے۔ مٹھائیاں بٹ رہی تھیں۔ ہر شخص شاداں و فرحان تھا۔ بات ہی کچھ ایسی تھی۔ خواجہ فرید الدین کی بیٹی کے ہاں ایک بیٹے کی پیدائش ہوئی تھی۔ یہ وہی بیٹا ہے، جسے آج لوگ سر سید احمد خان کے نام سے جانتے ہیں۔ جنھوں نے مسلمانوں میں جدید تعلیم کی بنیاد رکھی۔ سر سید احمد خان کی والدہ بڑی متقی و پرہیزگار خاتون تھیں، انھوں نے اپنے بیٹے کی اس طرح تربیت کی کہ وہ بڑے ہو کر نہ صرف ایک ایسے انسان بنے بلکہ مسلمان قوم کا فخر بن گئے۔

دریا کا رخ کرتا۔

انار کا درخت
میں جن پر
ان کی ٹھہر

کی تھی، میں نے ایک ملازم کو جو بہت پُرانا اور بوڑھا تھا سر میں آیا تو انھوں نے نہایت ناراض ہو کر کہا: "اسے لے گئی اور سڑک پر لا کر پھوڑ دیا۔ دوسری ملازمہ مجھے بہت ناراض ہیں، تیس تم کو ایک مکان میں چھپا دیتی ہوں۔ دن تک وہاں چھپا رہا۔ تیسرے دن خالہ مجھے والدہ کے حضور حضور معاف کرے گا، تو میں معاف کروں گی۔" اور جب

اور دیتی تھی، ان کی والدہ اُس میں سے ماچھی فی صد لگ رکھ لیتیں جو

جوں جوں ہم آگے بڑھ رہے تھے، برفانی جوٹیوں کی تعداد بھی بڑھ کے رنگ بے مثال ہیں، باکمال ہیں۔ قدرت خود اپنی مرضی کے کھول دیتی ہے۔ سرد ہوا کے دوش پر سبز جھاڑیوں کا ایک جھنڈ تھر گزرتی تھی۔ میں بھی تو ان جھاڑیوں کی طرح تھا، جو ہمیشہ راحتوں میں جو مجھے متحرک رکھتی ہیں اور مجھے تھرکنے کے قابل بناتی ہیں۔



زندہ زبانیں عہدی تقاضوں کے مطابق تبدیلی کے عمل سے گزرتی رہتی ہیں۔ ہم نے بھی اس تصنیف میں اُردو املا کی جدید ہیئت کو اپنانے کی کوشش کی ہے۔ اس حوالے سے ہم نے ”املا کے حوالے سے مُصنّف کا نقطہ نظر“ کے عنوان سے اپنا نقطہ نظر واضح کر دیا ہے۔

مُصنّف کا
نقطہ نظر

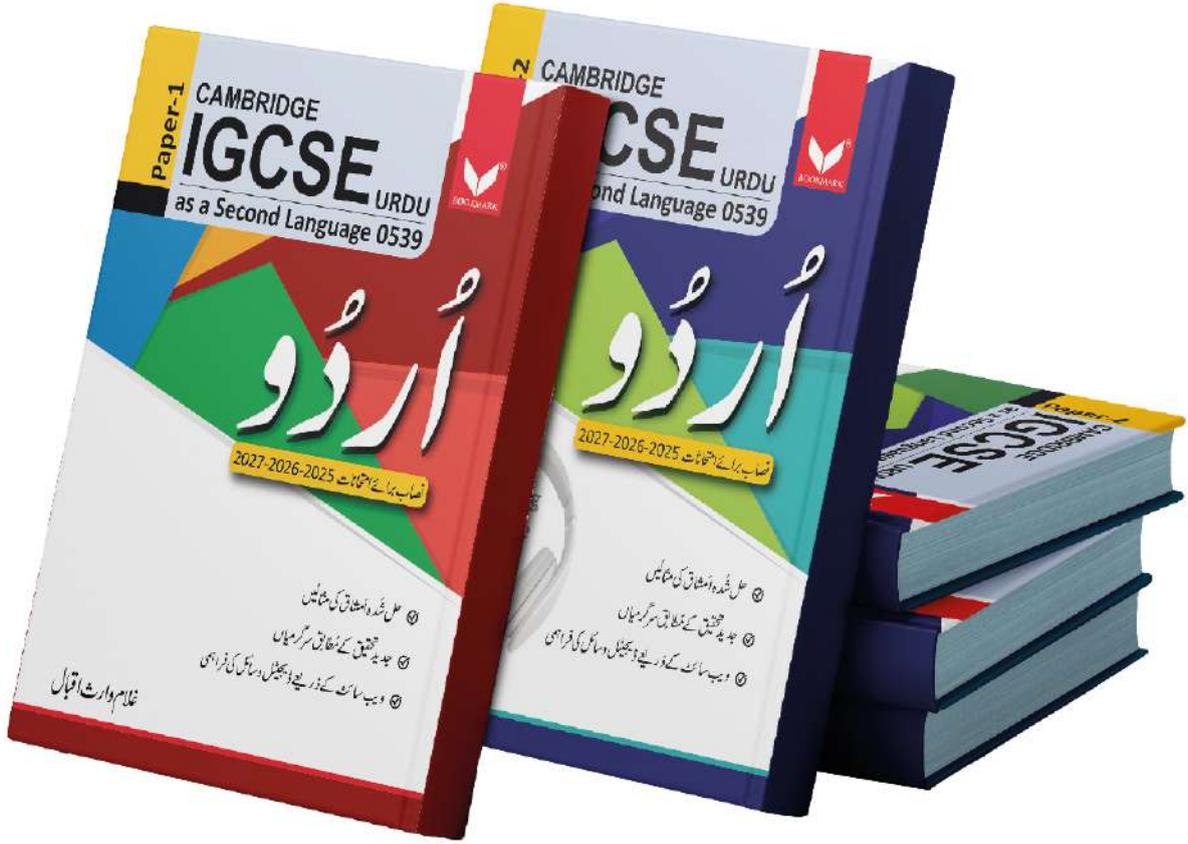
زبان کے حوالے سے مُصنّف کا نقطہ نظر

کسی بھی تصنیف میں املا کا دُرست ہونا بہت ضروری ہے، تاکہ طلبہ و طالبات شروع ہی سے دُرست املا کی طرف راغب ہوں۔ اُردو زبان کے املا کے حوالے سے اس تصنیف میں پاکستان کے پبلس کریکولم، سفارشات اُردو املا ۲۰۲۲ء، سفارشات اُردو بورڈ ۱۹۸۵ اور اُردو لغت (تاریخی اُصول پر)، تاریخی وادی وری، حکومت پاکستان سے استفادہ کیا گیا اور انھی کا مجوزہ املا اس کتاب میں شامل کیا گیا جس میں سے چند اُصول درج ذیل ہیں:

- ⊗ تمام مرکب الفاظ تو ذکر لکھے گئے ہیں، جیسے:
 - دل چپ، خوب صورت، اُن کے، کے لیے، خیر اندیش، جب کہ، چنانچہ، چوں کہ، کتاب چہ وغیرہ۔
- ⊗ تمہارا، تمہیں، تمہاری، تمہارے، جنہیں، انہیں، مُنہ، اُنہوں وغیرہ اس طرح لکھے جائیں گے:
 - تمہارا، تمہیں، تمہاری، تمہارے، جنہیں، انہیں، مُنہ، اُنہوں وغیرہ۔
- ⊗ ہندی الاصل الفاظ جن میں ’ہ‘ لگائی جاتی ہے وہ بھی ’الف‘ سے لکھے جائیں گے۔ مثلاً بدلا، پتا، کمراد وغیرہ۔
- ⊗ ’الف‘ اور ’ہمزہ‘ کو دو مستقل مگر ہم آواز حروف کی حیثیت حاصل ہے، اس لیے ان حروف کا ایک ساتھ استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ جیسے: ابتداء، انتہاء یا املا جیسے الفاظ کے آگے ’ہمزہ‘ نہیں لگے گا، تو یہ الفاظ اس طرح لکھے جائیں گے:
 - ابتداء، انتہاء، املا وغیرہ۔
- ⊗ درج ذیل الفاظ ان کے دُرست املا کے ساتھ یہ ہیں۔
 - چاہیے، کیے، کیجیے، دیے، دیجیے، لیے، لیجیے، دیکھیے، لکھیے، پڑھیے، ڈالیے، بیجیے، کیے، نکات وغیرہ۔

اس کے علاوہ املا کے حوالے سے جو بھی رُوں اس کتاب میں آپ کو مختلف لگے تو خیال رہے کہ یہ جدید اور دُرست اُردو املا کا تقاضا ہے۔

آئی جی سی ایس ای اُردو کے حصول کا طریقہ



Helpline

+923363-008-008

For your suggestions and feedback,
write us at: info@bookmark.com.pk

آئی جی سی ایس ای اُردو سیکنڈ لیٹگو تاج حاصل
کرنے کے لیے اپنے قریبی بک سینٹر سے
رابطہ کیجیے یا دیے گئے نمبر پر کال کیجیے۔

نوٹ

یہ تصنیف  Daraz پر بھی دستیاب ہے۔

www.daraz.pk